

# چشمہ نور

نتیجہ فکر

مولوی سید نور اللہ شاہ سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کا پتہ

عبدالرشید سلطان قادری

پریم گلی نمبر ۱۳۵ دل محمد رڈ - لاہور



اسے خداوند دو عالم اسے پناہ پیکر  
 از طفیل سید الکوثرین ختم المرسلین  
 بطفیل سید مولا علی المرتضیٰ  
 بطفیل خواجہ بصری حسن نوریں  
 بطفیل حضرت داؤد طای و سببا  
 بطفیل سمری سقطی پیشوائے کمالاں  
 بطفیل بو بکر شبلی چراغ ضوفاں  
 بطفیل شیخ خرقان بو الحسن عالی مقام  
 بطفیل دستگیر و عبد قادر ذوالعطاء  
 بطفیل شاہ کبیر الدین شاہ ولد علی  
 بطفیل شاہ منور نور عرفان معرفت  
 بطفیل شیخ احمد والی ملتان شریف  
 بطفیل اصدق و صدیق شیخ و مقتدا  
 بطفیل شاہ شعیب و کن او تور و میر  
 بطفیل حضرت عبد الغفور تاجدار  
 بطفیل حضرت سلطان محمود و اوان  
 قاضی قدر و قضا و راضی راہ و خسا  
 بطفیل حضرت محبوب عالم سحر حق  
 بر ملاں شجر حوی و در دو عالم آصف کھانا  
 بندہ و نفاہد محبوب علی جی سلفہ

مالک اشرف و سمار و خالق کون و کلاں  
 بہتر و بہتر شفیع مجاہد انجلیں  
 مشکل کشا و جہاں بابی عم مصطفیٰ  
 آل حبیب انجمن محبوب باب العلمین  
 حضرت معروف کرمی مقتدا و پیشوا  
 حضرت جنید بغدادی جنید وصالاں  
 عبد واحد بو الفرج شیخ شام و یسایاں  
 بو سعید خورزمی و مظہر سبب العلام  
 با مریداں لا تحف فرمان افضل مآشاء  
 واقف اسرار ربانی خفی و ہم جل  
 شاہ عالم دہلوی و عہد عدل و معرفت  
 آل جنید شاہ ایشا و جسم اودار و طہیف  
 حضرت حافظ محمد زبناشہ اولیاء  
 عالم علم لدنی عاطفی بے رنج و دیر  
 والہی ملک صوت و راز حق راز ازار  
 یاد دینے راہ ہدایت رہنمائے کمال  
 کامل و اکمل قتیل تیغ عشق مستجیل  
 واقف اسرار ربانی عالم علم ادق  
 حاجی الحرمین بر عہد ہدایت و نور  
 کوست و نگاہ و آتش کبریٰ کبریٰ کبریٰ کبریٰ



## پیش لفظ

میرے غم محترم مولوی نور اللہ شاہ صاحب نور (م ۱۹۴۸ء) رحمۃ اللہ علیہ، ساکن کشمیری محلہ شہر سیالکوٹ۔ حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص مُرید اور سچے جاں نثار تھے۔ شعر و ادب کا پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ آپ نے حضرت قاضی صاحب اور اپنے پیرانِ سلسلہ کی منقبت میں فارسی اردو اور پنجابی زبان میں کئی قصائد اور مثنویاں تصنیف فرمائی ہیں۔

حضرت قاضی صاحب کی وفات کے بعد انھوں نے اپنے کلام کا کچھ حصہ ”چشمہ نور“ کے نام سے مرتب کر کے اسلامیہ سسٹم پریس لاہور سے شائع کروا دیا۔ اور اس مجموعہ میں اپنے کچھ دیگر سنگیوں (حضرت قاضی صاحب کے مُرید آپس میں ایک دوسرے کو سنگی کے لفظ سے پکارا کرتے تھے اور یاد کرتے تھے) کا منقبتی کلام بھی شامل کر لیا۔

یہ مجموعہ اب دوسری بار میرے محب اور مخلص دوست حاجی عبدالرشید سلطانی صاحب دام ظلہ، حضرت قاضی صاحب کے عرس کے موقع پر حضرت صاحب کے معتقدین و متوصلین میں تقسیم کرنے کیلئے شائع کر رہے ہیں۔

شروع میں حضرت قاضی صاحب رحمۃ علیہ کے مختصر حالات واقعات  
بھی شامل کر دیئے ہیں تاکہ حضرت کی ایک مختصر سی نورانی جھلک بھی  
قارئین کے سامنے آجائے۔

جناب حاجی عبدالرشید صاحب سلطانی صاحب دَامِ ظَلَّة  
حضرت قبلہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو مخلص سنگی خلیفہ  
جناب مستری احمد بخش صاحب قبلہ رحمہ کے پوتے ہیں اور خود بھی  
بچپن میں حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے  
مشرف ہو چکے ہیں اور میاں فضل الدین امرتسری کے نواسے  
ہیں۔

فقر خاکیاے محبوب دَامِ ظَلَّة

سید نور محمد قادری  
چک ۱۵۔ شمالی (گجرات)

یکم اپریل ۱۹۷۹ء



## ○ حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرزمینِ گجرات کسی دور میں بھی عظیم نہیں رہی۔ اسکی گود میں بڑی بڑی صاحبِ علم و فضل ہستیاں پروان چڑھتی ہیں۔ ایسی عظیم ہستیاں کہ جنگی جوت سے اہل دل رہتی دنیا تک کسبِ فیض کرتے رہیں گے حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کا دربار صدیوں سے مزجِ خاصِ عام ہے۔ سائل ٹوٹے ہوئے دل کے کرتے ہیں اور مرادوں سے بھری ہوئی بھولیوں کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔

صوفیائے کرام میں سے حضرت نوشہ گنج بخش قادری حضرت بابا جنگو شاہ صاحب سہروردی۔ حضرت خواجہ خان عالم صاحب نقشبندی اور سائیں کالواں والے صاحب رحمۃ اللہ علیہم علماء و فضلاء میں سے

علیہ حضرت شاہ غوث علی قلند پانی پتی بابا جنگو شاہ صاحب کو قلند رحصر سمجھتے تھے ایک موقع پر آپ فرمایا: قلند وہ ہے کہ تجریۃ الفرید میں یکتا اور بے پردہ ہو اور تمام عالم کا حال اس پر آئینہ ہو اور جو وصف کہ مارتوں میں ہونا چاہیے اس میں بے مثل ہو شرط یہ ہے کہ جذبہ بھی ہو اور سالک بھی۔ جیسے حضرت شیخ شرف الدین بو قلند تھے یا اس زمانے میں حضرت جنگو شاہ گندے ہیں؟ صاحب (تذکرہ غوثیہ مطبوعہ دہلی بار چہارم ص ۱۶۷) ممکن ہے کہ حضرت جنگو شاہ صاحب کی زیارت کیلئے غوث علی شاہ طہر کھر بھی آئے ہوں

مولانا صغریٰ صاحب رومی مولوی عبداللہ صاحب (چک عمر) مولانا  
عبدالمالک کھوڑی رحمۃ اللہ علیہم اور شعرا و ادباء میں سے احمد یار خان  
صاحب - محمد بوٹا - چوہدری خوشی محمد ناظر اور پیر فضل حسین صاحب  
فضل ایسی ہستیاں ہیں جنہیں علمی - مذہبی اور ادبی دنیا کبھی فراموش  
نہیں کر سکتی۔

حضرت قاضی سلطان محمد صاحب آدان شریف والوں کا شمار بھی  
ان ہی باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے۔ اور آج کی صحبت میں ہم ان کے  
حالات و واقعات پر مختصر روشنی ڈالیں گے۔

آپ ۱۲۵۶ھ کو آوان شریف ضلع گجرات کے ایک گھر  
گھرانے میں پیدا ہوئے۔ باپ کا اسم گرامی محمد غوث تھا جو اپنے علم و فضل  
اور شرافت نبی کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھے۔

آپ نے درس نظامی کی تکمیل حاجی والہ (گجرات) تھو آحرم  
(کیلیپور) غور غشتی اور پیر زنی (پشاور) کے علماء سے کی۔ درس نظامی  
کی تکمیل کے بعد اتمان زئی تشریف لے گئے جہاں مولانا کافر ڈھیری  
کا درس قرآن و حدیث مرجع خاص و عام بنا ہوا تھا۔

بیضاوی شریف کے درس کی تکمیل کے بعد آپ ایک طالب علم  
نسا تھی کے ساتھ سید و شریف میں (ریاست سوات)

۱۔ مقامات محمود مرتبہ نواب معشوق حسین خان مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء ص ۵۴

۲۔ مقامات محمود مرتبہ نواب معشوق حسین خان مطبوعہ لاہور ص ۵۷

۳۔ وہی ص ۵۸

پیشکش خانہ ان تصانیف و تزیینات



قطبِ عصر حضرت اخوند عبد الغفور صاحبِ قادری  
 (المعروف بابا سوات) کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس  
 زمانہ میں حضرت اخوند صاحب کی ذاتِ مبارکہ مرجعِ خلافت  
 بنی ہوئی تھی۔ کابل، ایران اور ہندوستان کے گوشے گوشے  
 سے طالبانِ حق جو حق درجوق سید و شریف حاضر ہوتے اور  
 اس آفتابِ ہدایت و معرفت کے نور سے فیض یاب ہوتے  
 حضرت اخوند صاحب آپ سے بڑی محبت اور شفقت سے  
 پیش آئے اور رمضان المبارک ۱۲۸۲ھ کی ایک مقدس صبح  
 کو شرفِ بیعت سے آپ کو ممتاز فرمایا اور خدام درگاہ سے سبزنگ  
 کی ایک دستار منگو کر آپ کے سر مبارک پر بطور دستارِ فضیلت باندھی  
 حضرت اخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں موجود سجادہ نشین  
 حضرات نے بھی اس دستارِ فضیلت کے پیچ باندھنے میں حصہ لیا۔

## مختصر حالات حضرت اخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مشہور ادیب علامہ عرشی حضرت اخوند صاحب کے حالات  
 کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

سید و بابا اولیاء اللہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ کا  
 نام شیخ عبد الغفور ہے۔ لیکن شہرت مختلف القابات سے  
 ہوئی۔ ہندوستان، افغانستان، پنجاب، عراق، عرب تک  
 میں آپ کا شہرہ ذیل کے ناموں کے ساتھ پہنچا۔ سید و بابا۔



سوات صاحب۔ اخون صاحب۔ سید وغوث۔ اخون بیگی وغیرہ۔

آپ کی ولادت بالائی سوات موضع جابری میں ۱۷۹۴ء مطابق ۱۲۱۳ھ میں ہوئی۔ سلسلہ نسب افغانوں کی متدین اور متقی قوم۔ فی میں ملتا ہے۔ آپ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آغاز عمر ہی میں جس بھینس کا دودھ پیتے تھے اس کو رسی سے باندھے ہوئے چرایا کرتے تھے تاکہ کسی کی فصل نہ کھا جائے مختلف مقامات کی سیاحت کر کے آپ نے علوم ظاہر اور سلوک باطن کی تکمیل کی۔ پھر مختلف علاقوں میں قیام کرتے اور تبلیغ و ارشاد سے لوگوں کی اصلاح کرتے رہے۔

بالآخر ایک نیک خاتون سے شادی کر کے ۱۸۴۵ء میں سید شریف میں مقیم ہو گئے۔ یہاں رہ کر آپ نے کتب حقائق کے درس سے اہل ارادت کی تربیت شروع کر دی۔ ان دنوں سوات و ملحقات میں طوائف الملوکی، مفاسد و فتن بدعات، منکرات کا بہت زور تھا۔ سخت ضرورت تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ گمراہ انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لئے زندگی وقف کر دے آپ کے قیام سے یہ ضرورت پوری ہوئی۔ امراد غریباں اور علماء وغیرہ ہر طبقہ کے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے جن کی تعداد لاکھوں تک پہنچی تھی۔ امر معروف اور نہی منکر آپ کا شعار تھا۔ طریقت اور شریعت دونوں کی پابندی کی تلقین فرماتے تھے۔



اُس زمانے کے والیان ملک، شاہانِ کابل، غزنی خاں نواب  
دیر، بہتر صاحب چترال، روڈ سائے پشاور و بنوں، ہزارہ، ہمند۔  
آفریدی اور وزیر ی سب کے سب آپ کے عقیدت مند اور  
جاں نثار تھے۔ آپ کے بیسیلوں خلفاء افغانستان و سرحد کے  
لوگوں و عرض میں پھیل کر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ آج بھی ان  
علاقوں کی تمام خالقاہیں بالواسطہ آپ ہی کے فیضِ کرم سے وابستہ  
ہیں۔ امن و امان اور رشد و ہدایت کا فرض پورا کر کے یہ بزرگ وجود  
۱۲۹۵ھ ۱۸۷۷ء کو سید و شریف میں راہی آخرت ہو گیا۔

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی، سوات نمبر، مرتبہ مرثیہ مرثیہ امیر شری علیہ السلام (تخلیص)

## سید و شریف میں حاضری مختلف اوقات میں

۱۲۸۳ء سے لیکر حضرت اخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات  
مبارک تک اور اس کے بعد بھی آپ باقاعدہ سید و شریف حاضر  
ہوتے رہے۔ آدان شریف سے لیکر سید و شریف تک کا فاصلہ  
آپ پیدل طے فرماتے کبھی اکیلے اور کبھی ہمراہیوں کے ساتھ۔ ان  
مبارک سفر میں جن جان نثاروں کو ہمراہ رہنے کا شرف نصیب  
ہوتا رہا ان میں فارسی زبان کے خوش گوشا مولوی نور اللہ شاہ  
نور سبکوٹی (اس فقیر کے حقیقی علم مکرم)۔ عاقط سمندر خاں ملتان  
اور امام الدین جہلمی نمایاں حیثیت کے مالک تھے۔

نہ : ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی سوات نمبر ۳۲ تا ۳۳

مقامات محمود مرتبہ نواب معشوق حسین خاں لاہور ۱۳۱



خان محمد سرور خان

## دوران سفر کی ایک کرامت :- آن کھلا بٹ نے

ایک دفعہ راقم الحروف سے حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت کو اس طرح بیان فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت قاضی صاحب اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جن میں مولوی نور اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی بھی شامل تھے "ترکی" کی پہاڑیوں میں سرگرم سفر تھے۔ زادِ راہ صرف بھنے ہوئے چنے تھے۔ گرمی شدیداً پینے کے لئے پانی کسی شاذ و نادر جگہ پر ہی دستِ یاب ہوتا تھا اس لئے آپ نے ہمراہیوں سے فرمایا کہ جب بھوک لگے تو چنے بالکل قلیل مقدار میں کھاؤ۔ کیونکہ چنوں کو زیادہ کھانے سے پیاس میں اضافہ ہو سکتا ہے اور پانی اس علاقہ میں تقریباً ایاب ہے۔ لیکن مولوی نور اللہ شاہ صاحب کو جب بھوک لگی تو انہوں نے پیٹ بھر کر چنے کھا لئے جس کی وجہ سے پیاس میں شدت پیدا ہو گئی اور وہ ماری بے تاب کی طرح تڑپنے لگے۔ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اتار کر شاہ صاحب کو دی اور فرمایا شاہ صاحب اس انگوٹھی کو آپ کے نانا جان (سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسمِ کندہ ہے اسے منہ میں رکھ لیں شاید اس سے کچھ افاتہ ہو جائے۔ شاہ صاحب نے اس انگوٹھی کو منہ میں رکھا تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ میٹھے اور ٹھنڈے دودھ کی نہرائیں کے منہ میں جاری ہو گئی اور پیاس کی شدت واضطراب فرحت بخش ٹھنڈک میں تبدیل ہو گیا۔



خان محمد سرور شاہ صاحب نے فرمایا یہ واقعہ انہیں مولوی نور اللہ شاہ  
صاحب خود بتایا تھا (قادری)

**خلافت** ۲۹۰ میں حضرت خوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے  
آپ کو خلافت سے نوازا اور فارسی میں ارشاد فرمایا "مولوی را حق بگو"  
اور ساتھ ہی ارشاد کیا کہ تمہارا قہقش شاہد ولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
دریائی (۸۵ھ) ہجرت کے پاس ہے۔

**حضرت شاہد ولہ صاحب کے**  
**فیوض علیہ**  
حضرت خوند صاحب  
کے ارشاد کے بعد آپ کا  
زیادہ وقت حضرت

شاہد ولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر گزرنے لگا۔ اس زمانے  
میں حضرت شاہد ولہ صاحب کا مزار بالکل معمولی حالت میں تھا۔ آپ نے  
زیر کثیر صرف کر کے عالی شان مزار اور خوبصورت مسجد تعمیر کروائی۔ مشہور  
مؤرخ منشی محمد دین فوق صاحب مرحوم اپنے ایک مضمون "شاہد ولہ دریائی"  
کے آخر میں لکھتے ہیں حضرت کے مزار پر جناب قدوۃ السالکین زید العابدین  
حضرت قاضی سلطان نمونہ صاحب سجادہ نشین آوان شریف نے پختہ روضہ  
تعمیر کروایا ہے۔

**مختلف مزارات عالیہ پر حاضری**  
حضرت شاہد ولہ صاحب  
کے روحانی ارشاد

مقابل آپ نے لاہور بصرہ شاہ قیوم ظہری شریف، بٹالہ شریف گلانور

۲۰ مقالات نمونہ زب مکتوب حسین خاں محبوبہ لاہور ص ۲۰

۱۰ دہی ص ۱۳۷

مولوی محمد دین محمد شاہ

اور سیلکوٹ و غیرہ کے مزارات عالیہ کی زیارت کی۔ اس سلسلہ میں آپ  
حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر بھی حاضر ہوئے۔

حضرت نور شاہ بہاؤ الحق والدین اور دوسرے مزارات عالیہ کی زیارت  
کے لئے ملتان بھی تشریف لے جاتے اور دوران قیام حضرت مولانا عبدالحق  
ملتان رحمتہ اللہ علیہ کی مسجد میں قیام فرماتے۔ اور حبیب سیالکوٹ تشریف لیتے۔  
لے جاتے تو اپنے محبوب مرید و تلمیذہ حافظ عبد اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ  
(م ۱۹۲۱ء) کے ہاں قیام فرماتے۔

**آوان شریف میں**  
**درس علوم اسلامیہ**  
بڑی مدت تک آپ آوان شریف میں علوم  
اسلامیہ کا درس بھی دیتے رہے۔ دور دور

سے نشنکان علوم فنیض یاں ہونے کے لئے حاضر ہوئے جن سے  
مندوں کو آپ کے حضور زانوئے تلمذانہ کرنے کا موقع ملتا۔ ان میں موجودہ  
سجادہ نشین اور میرے آقا و مولیٰ حضرت صاحبزادہ محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ  
اور میرے برادر اکبر حافظ شاہ ولایت صاحب رحمۃ اللہ شامل ہیں۔

**حضرت کے خلفاء**  
**مرید اور معتقدین**  
آپ کے خلفاء و مریدین اور معتقدین  
کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ پشت و رست بیکر

کلمتہ تک کے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فنیض یاں کرتے  
چند مدت از اسما و گرافی یہ ہیں۔

**خلفاء :** حافظ عبد اللہ شاہ صاحب (مدفون چٹ شالی گہر  
۱۹۲۱ء) مولوی سراج الدین صاحب لاہور۔ پیر شیر شاہ صاحب ٹنڈی مانی

نہ : متذکرہ مرتبہ مدفون حسین خاں س ۲۲۴۔ ۲۲۵

نہ : وہی۔ ص ۱۴۷

نہ : ص ۱۴۸



مدنیارین تیرانی صاحب۔ پیرچین شاہ صاحب راولپنڈی۔ مولوی  
غیاث الرحمن صاحب ڈھوک شمس۔ مولوی عبدالرحمن صاحب دیوبندی۔  
مستری احمد بخش صاحب۔ سایش فتح دین صاحب ساکن مقصود پور  
ریاست پور قند۔ مولوی نیاز محمد صاحب جالندھری رشتہ سید عظیم دہلوی

سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ محبوب عام صاحب دام فدا مریدین۔ حکیم لامت  
علامہ قبل۔ میاں غلام حیدر منصف (والد میاں عبدالباری صاحب سابق صدر  
پنجاب مسلم لیگ) میاں عبدالباری صاحب نواب معشوق یار جنگ مترجم ابن رشد و  
فلسفہ بن رشد۔ خان غلام احمد خاں صاحب سابق افسر مال ریاست بموں کشمیر۔  
چوہدری نور فوت صاحب فی صاحب مصنف مشنوی صدیقی۔ عبدالقیوم خاں صاحب  
سابق ڈی۔ آئی۔ جی پنجاب۔ نواب غلام حیدر خاں آف کھلا بٹ مولوی صفی الدین  
صاحب۔ پروفیسر مملکت یونیورسٹی رحمۃ اللہ علیہم۔

مندرجہ بالا حضرات میں سے چوہدری غلام غوث صدیقی اور خان عبدالقیوم  
خان صاحب کی عظمت کا یہ سام حق کہ انہوں نے اپنے متعلقین کو وصیت  
کر رکھی تھی کہ جب وہ فوت ہو جائیں تو انہیں حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ  
علیہ کے مزار شریف کے پائین میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ یہ دونوں حضرات  
حسب وصیت آون شریف میں حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار  
افس کے پائین میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

سید احمد علی صاحب مدظلہ سہ۔ صاحب سہر کا نیار سو۔ باب۔ صلوات ملام  
عبد۔ مدظلہ سہ میر مسنون بسملہ قادر رہے میں مدظلہ قبل کی جیت مانتہ صاحب

لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء ص ۴۲ تا ۴۶

نور مزید ذرا بے مشاق۔ احمد سہ لاہور سہ۔ دس۔ ۲۴۱

معتقدین : نواب محمد زمان خان آف بکراپٹ، نواب فخر یار جنگ آباد  
سابق وزیر خزانہ ریاست حیدر آباد دکن، مسیح الملک حکیم جمل خاں صاحب  
مولوی نواب الدین صاحب، (والد ماجد حافظ منظم الدین)

نواب فخر یار جنگ مرحوم کی عقیدت کا تو یہ عالم تھا کہ ورجب آوان  
شریف حاضر موت تو گجرات سے آوان شریف کا بامیس میل کا فاصلہ پیدل  
طے کرتے اور سواری پر جانا سودا رہا سمجھتے

حضرت کے غیر مطبوعہ مکتوبات اور طرز تحریر

نواب معشوق یار جنگ نے اپنی مثل  
تصنیف، مقامات محمود میں حضرت

صاحب کے کچھ فارسی اور اردو خطوط بھی دیئے ہیں خطوطا ارجح  
بہت ہی کم تعداد میں نواب صاحب کو مہیا ہوئے تھے لیکن پھر بھی جو  
ہیں وہ فارسی شعر و ادب کا عمدہ نمونہ ہیں۔ ذیل میں ہم حضرت رحمۃ اللہ

علیہ کے دو غیر مطبوعہ اور حضرت کے چھوٹے بھائی میاں محمد مسعود صاحب  
رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غیر مطبوعہ خط درج کر رہے ہیں۔ مینوار خطوط فارسی

زبان میں ہیں اور فصاحت و بلاغت کا نفیس اور عمدہ نمونہ ہیں

حضرت صاحب کے دونوں خط میرے والد مکرم حضرت حاجت  
عبد اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ پہلا خط ۱۸۹۱ء اور

دوسرا ۱۹۰۶ء میں لکھا گیا۔ حضرت میاں محمد مسعود صاحب کا خط  
پلٹن ۱۹ کے ایک نامعلوم الاسم صوبہ دار صاحب کے نام ہے اور اس میں



بھی والد صاحب، ہ ذکر ہے۔ خطوط ملاحظہ ہوں۔

خط را: مشفق ارفق حضرت، باریکت، شاہ جیو صاحب سیالکوٹی،

پلٹن ۱۳۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امامی (پیش نام) مستی میاں محمد دین متوطن چک خونی مقص

گجرات با صاحب عزیزی دوبار ستم ہے حدردانمودہ

ارادہ ثالث موقوف برستصلاح رکن فنون عبیہ و قانون

دنیا ریں حضرت شیخ صاحب فضل الہی جیو اپیل نویس

(لازال اسمہ مفینا علی السنی) فی دارور و بیانش الیاب

مفہمہ طلاق: ظہور و ناحق بر غفیفہ و معصومہ جرہ مقدمہ بعدت

شرعی و عدلی گجرات و نتیجہ یاس ازہر و مصر باپیل ایں صاحب

بآن صاحب یعنی شیخ فضل الہی اعرض سلام مسکینے فرمودہ ظہور

عرض فرمائید تاکہ امداد دینا بوقوع نیاید۔ و از حال خود و نور

چشماں شاہ ولایت و بیم نور فرحت بخشند۔ و شیخ فتح دین را

اسلام علیکم۔ خط بسیار ظاہر نکند و بہ شیخ صاحب گفتگو

بطریق خفیہ تاکہ صاحب بالا زیں سخن مطلع نہ گردد۔

مسکین سلطان محمود از گجرات

بیست و ہفتم رمضان ۱۲۹۱ھ

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس دقیق اور بلیغ خط کی تشریح

خط کی پشت پر شہور ادیب، و شاعر پر و فیر شریف کنجاہی صاحب کے نام

سلام احمد کے قلم سے ہے جس کی تلخیص حسب ذیل ہے۔

✽ لفظ پر ۱۲۹۱ھ کی مرہ ہے

سمات "صاحب" حضرت صاحب کے ایک عزیز مرید کی بیٹی تھی جو  
 چک بخونی کے امام مسجد محمد دین کے بیٹے سے بیاہی ہوئی تھی جس نے  
 سمات مذکور کو طلاق بائن دے دی۔ بعد میں اپنی شریعت پر رشتہ  
 مجبور ہو کر محمد دین مذکور نے عدالت میں دعویٰ باز کر دیا۔ لیکن گجرات کی  
 شرعی و عدلی عدالتوں میں جب یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ سمات مذکور کو  
 طلاق مغلظہ ہو چکی ہے تو عدالتوں نے محمد دین کو رہ دیا۔ فرزند یہ  
 بعد میں محمد دین کو چند لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ راولپنڈی میں ایک صاحب  
 فرزند صاحب پیل نویس میں جو اس قسم کے مقدموں کے ماہر ہیں  
 مشورہ کر چاہیے اور اگر وہ کہیں تو عدالت اعلیٰ میں ہیں کر دینی چاہیے  
 والد صاحب ان دنوں راولپنڈی میں حیثیت پیش امام پلٹن رہا مقیم تھے  
 جب حضرت تاملی صاحب کو محمد دین مذکور کے اس ارادہ کا علم ہوا تو  
 انہوں نے والد صاحب کو مندرجہ بالا خط لکھا۔

خط ۲ : بنام حافظ عبداللہ شاہ صاحب

مشفق چراغ دودمان اسطفا شاہ صاحب  
 تسلیم۔ مرحمت نامہ ثانی پنجم رمضان مخبر بیری  
 فرزند ارجمند رسید جناب من آں گل گلشن سعادت و  
 فرحت را باغبان حقیقی از ہمہ حوادث مامون و مسئول  
 دارد۔ بفضل و کرمہ والسلام مع اکرام

سلطان محمود

۱۹۰۶ء رمضان مبارک



فرزند رجبند - اس خط میں مراد سید شاہ ولایت <sup>۱۹۱۵</sup> ام <sup>۱۹۱۵</sup> است  
 میں جو قاضی سید شاہ صاحب رتبتہ اللہ علیہ کے سب سے بڑے بیٹے  
 اور خدمت قاضی صاحب کے شاگرد و مرید تھے حضرت صاحب  
 ان سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ جب یہ زیادہ بیمار ہوئے تو ان کی  
 صاحب نے تھانہ صاحب کو سید حسنین احمد خاں سے نام ایک  
 تعارفی خط لکھ کر دیا جو درج ذیل ہے۔

بحر تواج فیوض کز اسرار دہلی۔ دام ظلہم العلی  
 تسلیم تعظیم۔ کرجہ ذات معدن برکات فی ذانہ ایس کشمیر  
 فی ایصال فوائد مکرسان طلب خود مولوی تھانہ سید عبد اللہ  
 شاہ جیو بابت فرزند دینہ خود شاہ ولایت باعث برقرار  
 مرتبی این جناب مدد گشتی معانت و بر حال زار او  
 نظر ممت۔ کلمات قبل خنداں۔

سلطان محمود از سیاکوٹ دا ریح اشانی

خط ۳ : خط میاں محمود مسعود صاحب بنام صوبہ دار صاحب

پٹن نمبر ۱۹۔

تسلیم مع تعظیم

مزان شریف۔ رفقا۔ جناب در عین افطاری  
 وہیں بیدار و در دست رخت بخسور اقدس  
 تعزین شد و بعد بغیت بیدار بنیان آورد شد ایزد  
 جانہ و اعظم شانہ از فضل خویش ایشان راترقی میجو و سودا  
 بخشید متہ و کرمہ۔

صاحبِ بچہ امر چند پر دیرِ دتا خیر واقع آمد ازین موجب مطلع فرمائید  
جزاکم اللہ۔

مزاج مبارک حضور پر نور دام ظلہ از کثرت استعمال ادویات  
بارہ در معدہ فتور سے واقع شدہ از دہلی ادویات تبادلہ  
شدہ آمدہ اند۔ آرام و صحت است۔ کمزوری باقی است۔  
اللہ جل جلالہ رحم و فضل کند۔ مین  
بخدمت شریف جناب اکرم الناس، اشرف العباد حضرت پیر  
سید حافظ عبداللہ شاہ دام برکاتہ، تسلیم مع تعظیم بعل اکبر جمعہ  
السلام علیکم۔

صاحبِ در آن آن جایکے جمعہ راست مرزا سر بلند خاں پندوی  
اور اسلامے و پیامے فرمانید و از قبلہ و کعبہ و وجہاں ایشاں  
را و حضرت جناب مولوی صاحب و جمہداراں را السلام علیکم  
و دعا پذیرا باد محمد مسعود از آوان شریف

### ۲۰ رمضان شریف

یخط اُس زمانہ کا ہے جب حضرت فاضل صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
سیح الملک حکیم اجل خاں رحمۃ اللہ علیہ کے زیر علاج تھے۔

ادب معشوق حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی  
بے مثل تصنیف "مقامات محمودیہ میں آپ کے وصال  
وصال مبارک

پر ایک مستقل باب باندھا ہے جو ۲۵ صفحات (۱۶ تا ۴۰) پر پھیلا ہوا ہے  
جس پر آپ مرض، علاج و نجات اور تجزیہ و کفین پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔  
آپ می ۱۹۱۹ء کو فوت ہوئے نماز جنازہ پڑھانے کا شرف آپ کے بک خدیجہ محمدی نے پایا  
تیرا کہ حاصل ہوا وہ تب سید نور محمد توری صاحب نے



قصاید و شجره حیات  
حضرت قبلہ غوث زمان جناب تاضی ربانی  
سلطان مکتوب صاحب  
آوا فی رحمۃ اللہ علیہ

۵

قصیدہ حضرت شاہد صاحب  
گجراتی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تالہ سائے زار از ہزار داستان بقرار از کربائے  
خود شرم سار سید نور اللہ شاہ عفا اللہ عنہ  
در مدحت آن گلہ سستہ نو بہار معرفت آفریدگار و شاخص  
گلزار عشق دلدار مونس غمخوار یعنی شہسوار عرصہ معافی یکہ  
تاز میدان رب شناسی و خدا دانی المعروف در آفاق  
المشہور در اطباق نہ رواق مسدد رکامات ظاہرہ مظہر خوارق  
بابرہ ولی کامل عارف و اصل ملکوتیت دستگاہ حضرت

# شاهدولہ صاحب نور اللہ مہجوز و بر مرقہ کہ بحال ہے جمعیتے سر برزردہ

خوشا عشرت لرزے شہر کجرات  
عجب شہر انتخاب جملہ پنجاب  
بتالش رشک حوران بشتند  
شدہ مشغول ذکر ہو ہوائیش  
رسد رنما مراد آغبا بلا بد  
بصید من بر غم چرخ کج برو  
بدو گفتم کجا زیناں دی گفت  
بگنتم میرود جز تو کسے ہسم  
بگنتم ہرچہ گفت از پی کام  
بگنتم صاحب آن بارگاہے  
کہ یعنی وارث تسلیم عرفان  
با کجرات است ہر دم فضل مولی  
زہے شاہ ولایت کزنکا ہے  
ز بحر زہد او بر قطرہ موی  
ز میدان نوید آمد چو در گوش  
بدر گاہش کنوں روی دل آرم  
شہا شایاں شان تو شنایت  
بگرد مرفت ای شاہ مردان

چو فردوس بریں جناب آیات  
دوبالا نشا دارد ز آب چنیاں  
خمیر شاں ز شوق حق سرشتند  
بوسعت لکشا ہر سو و فنایش  
بکام دل مراد خویش یا بد  
میاں بر لبست چاک سجود آ ہو  
بہر گاہ مدار کام جان گفت  
بگفت از ہر طرف انبوه مردم  
بگنتم چند گفت نیست انجام  
کہ انی گفت خوش صاحب ثابت  
جناب شاہ دولہ جان ایمان  
کہ آنجا شاہ دولہ راست ماوا  
چو بوجہل است صد بار و بارے  
بود ہر موی ز بدش کوہ اوج  
نو شتم مدحتش کردم در آغوش  
فرزوں ز امید خود امید دارم  
کنم گر تو کنی بر من عنایت  
ملائک صبلہ جاوہ گردان



نهفته ز غیب است آشکارا  
 بملک ز به خشک آتش زنی گر  
 فتنه برزنگ گر لعل جمالت  
 چگونه مصیبت بول تو چو نیست  
 غلمان درت خاقان چنید  
 نماید کمترین بند گانت  
 روان سدهات نقش چین با است  
 ز دست قدرت بر آتش تاب  
 ز بول قهر تو در دور عالم  
 ز تعداد عطایت در زمانه  
 اگر الوند در پنجبه دشاری  
 ز بذلت بجزا بهره درانست  
 بحلم و زهد در تقوی گزیدن  
 علو منصب بیرون ز احصاست  
 ز قوی کاشفت بر نهانی  
 نیامدیم نیاید تا قیامت  
 بمدح وصف و توادای شاه عالم  
 ز بان ناکام در وصف تو لال است  
 ثنایت قدسیا ترا در دهانست  
 بعد عهد فیضت مار و کژدم  
 ز خلعت بر غبار رسایه آید

ز روی خاطرت ای عالم آراد  
 شر را از شعله نورت زنده سر  
 فرنگی را است از زنگی خجالت  
 که گر به پیش موشت سرنگونست  
 همه از کشت فیضت خوشه چنید  
 حصاری چرخ پیش قهر شانت  
 بروحت از فلک صد آفرین با است  
 سکون گیر و لبان سیم سیاق  
 صد ادا الا مان دارد جبهتم  
 شده تسبیح در کف دانه دانه  
 شود در لیک روان چون بر گماری  
 که آغوشش ز بار در گراشت  
 خدا مثلست نه خواهد آفریدن  
 که زیر بوریاست سرش را جا است  
 شود حل مشکلات دو جیبانی  
 نظیرت صاحب کشف و کرامت  
 رگ یا قوت گشته نام کلکم  
 بر پروانه و مشعل مثالست  
 دعایت داعیان بر زبان است  
 سراپا کشته خضر و عیسوی دم  
 چه یار اصرار از جانش ر باید

وز دگر بوی خلقت در گلستان  
 بمحدث بسته ام دُر درخشان  
 مریدین و مجاور نیک بختند  
 یکا یک همچو گلها و بهاراند  
 ولی و عارف و اهل یقین اند  
 خصوصاً حضرت کامل مکمل  
 جناب مستطاب مرشد ما  
 مقدس ذکر او درم زبانی !  
 سیاهم از گناهان یک ای نور  
 نه گویم من ز سادات کرام  
 مرا ای نور پس مخبری غلامی  
 شهنشاه طفیل شاه عالم !  
 که تا یا بم چو بوی آشنائی  
 نگاهی از کرم سویی غریبی  
 بدام نفس اماره گرفتار  
 کنون چشم دادر انتظار است  
 خداوند اطفیل مقبلانست  
 بدینا بگذرد خوش روزگارم  
 الهی تا ملک بر آسمانست  
 مدد از روح ممد و هم رسانی !  
 جهان ز انوار فیض باد تا باں

شود بلبل گران گوشتی چو مستان  
 از ان شد کاندَم چو نور افشان  
 که دامان چنین پیری گرفتند  
 چو زحیفی کامل عیار اند  
 سعیدان ازل سلطان دین اند  
 که الطاف خدا و رحمت شامل  
 غیاث مستمندان عوث اعلی  
 اغثنی حضرت عوث آدانی  
 بتعرف شدم نور علی نور  
 کمین ترا از غلامانت غلامم  
 کزین فخر است کارم را تمامی  
 ترحم بر غلام خود ترحم !  
 ز شر نفس بد یا بم ربای  
 ز عیش و کامرانی بے نصیبی  
 بکام زده باد دید خود غدار  
 که هنگام جابت نو بهار است  
 یه یمن و برکت اهل امانت  
 کنی بر قول ایمان ختم کارم  
 در آنجا غره سبوحیاست  
 بخت در جوار اولشانی !  
 مزار او مدار فیضیا باں



# اَللّٰہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

در مدحت و منقبت جناب فضایل مآب ولایت یاب  
خورشید سپہ ارشاد آفتاب ملک سدا و حضرت قاضی  
سلطان محمد صاحب ساکن آوان شریف رحمۃ اللہ  
علیہ رحمۃ تامتہ وافتہ آمین ۔

روزگارے شد کہ دارم در دل زار و حزین  
آرزوئے مدحت شاہنشہ دُنیا و دین  
قاضی سلطان محمود آنکہ نام میباش  
نیک ز دبر روی دہا سبکہ چون نقش نگین  
دُر در یابی حقیقت اختر بَرزج شرف  
شاہباز اوج عرفناں افتخار عارفین  
منبع سُرابی مطلع نور ہمدی !  
مخزن کنج حقائق معدن شرع متین !  
والی ملک ولایت ہادی گم گشتگاں !  
اندر اتلیم بدایت صاحب تاج و نگین

بحمد علم و کان علم و ابر فیضان خدا  
 مقتدائے اہل باطن پیشوائے متقیین  
 ارتقاات عز و جلالش برتر از شرف و بیرون  
 کمترین بندہ نش قیصر و خانات ان چہیں !  
 مردم چشم مروت مرجع اہل کھان  
 در مقامات محبت و اقیقت عین الیقین !  
 روضہ رضوان بہ پیش محفل او منفعل  
 خاک نعیم شریفش کحل عین حور عین  
 زو متاب از بار گاہ قبلہ حاجات نسیق  
 گر ہوس داری بد نیاز و ضلہ خلد بریں  
 ہر ہر موی تنم پید اکتد گر صد زبان  
 کے اداس از دشنامی چون تو شتاب نازنین  
 ناقصاں را آستانہ کعبہ مقصود صفا  
 کاملان را وصل تو معراج بر روی زمین  
 بر دست ای تاجدار کشور حسم و حیا  
 ہر کہ روشن میکند داغ غلامی بر جبین !  
 کوس شاہی مینواز د با حصول کام و دل  
 می شود در ہر دو عالم بے نیاز آن و این  
 چوں غلام شاہ جیلانی ہزارانش غلام !  
 کز زہ انصاف بر شاہاں شرف دارو بہ ہیں  
 صد حکیم نامور بیمار او سر بردر شش !



شد شفاء یاب و سعید و کامیاب از واصلین  
 من که باشم کز مریدانش کنم خود را شمار  
 آنکه صد حکام بالادست دارد خوشه چین  
 از هوای نفس سرکش بهر سوراخده ام  
 بسستم کردم بحال زار خود بهش القریس  
 جرعه از حیا محبت ریزد در کام دلم !  
 تا ازین دنیا یی دوی پر دشتانم آستین  
 حقه بازیهائی چرخ سفلد طبع دوی نواز  
 زبسته آزار جان من دمسادم در کفین  
 از حریم راحت مقصود دور افتاده ام  
 عیش و عشرت شد مخالف محنت و غم منشین  
 مشکلی دارم که بر راس منیرش روشن است  
 پس چرا بیوده گویم آبخناں یا ایس چنین !  
 زلزله از خوان احساں تو خواهم بر دوام !  
 تا نباشد خاطر ممتدد و اندوگی !  
 چون توئی در گنج بخشی بعبیل و بی نظیر  
 پس کجا مثل تو جویم یادر و یار و معین  
 رستی فرما بحال ای گدا بهر خدا  
 از برائے مصطفیٰ آن رحمة للعالمین  
 بهر آدم نسل او از انبیاء و اولیاء  
 بهر بو بکر و عمر و عثمان علی و اصحابین

چشم دارد شاه نورالله ز خوان منین تو  
 اِنَّ اَصْحَابَ الْعَطَا يَا بَايُكِرْ مَوْنِ السَّائِلِيْنَ !

با تمام رسید قصیده نعتیه از کلک افتقا رسید نورالله شاه

بنی

فضایل مآب سید مولوی چراغ شاه صاحب مرحوم بخاری  
 سیالکوٹی وطن

## قصیده

حضرت قبلہ غوثی و غنیانی جناب قطب  
 دائرہ زمان غوث دوران جناب تاضی  
 سلطان محمود صاحب ساکن آوان شریف از  
 سید نورالله شاه صاحب سیالکوٹی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چہ گوئم مدحت عان باب  
 نہ مثلش زاد ہرگز مادر دہر  
 سیر معرفت را آفتاب  
 بجیتی رہبر کامل نصاب  
 امین صادق والا خطاب  
 درآمد از پس شاه رسولان



عزیز سے شہسوار سے غمگسائے  
 زمین شرع زو شد رشک گلزار  
 ز سعیش دیں قوی شد بچوں  
 سوار کفر از دلہاء زدودہ  
 بیا اے بلبل دلدادہ گل  
 شد آواں از وجودش زینت  
 ز انوارش کہ بروئی زمین تافت  
 بحق مومناں محکم حصائے  
 پیئے اختیار اخلاقش ہستے  
 ہر آنکس سعیت آں پاک کردہ  
 ہر آنکور وی خود آورد سوش  
 چرا نبود کہ پیرش بود کامل  
 چہ پیر محو عشق حق لقائے  
 براعضائش نشان عشق پیدا  
 برا فلاک ولایت اختر نور  
 تجلائے صفائش اللہ اللہ  
 طلوع قطب عالم از وجودش  
 در دریائے وحدت درو عالم  
 مریدے خواجہ عبد الغفورے  
 مثال میش گزگاں در حضورش  
 ہر آنکس این چنین شد پیر کامل

امام مقتدائے مستطاب  
 بیارغ سنت احمد سحاب  
 اگرچہ پیش زین بد چوں حباب  
 ز فیضش قلب ہا چوں مانتاب  
 تہی شد گلشن از بوم غراب  
 کہ خاکش مشک آیش شد کلاب  
 زمین گردید داغ آفتاب  
 برائے کافراں مفتوح باب  
 پیئے اشرار اطوارش عذاب  
 نجات یافت در یوم احد پ  
 ز نورش روئے او شد مانتاب  
 جناب صاحب فیض انتساب  
 بسوز عشق حق الحق کباب  
 بجاں میداشت از محبوب تاب  
 نروں از آفتابش التباب  
 دلش چوں عرش رحمن در تاب  
 منور از ضیائش آفتاب  
 نہ مثلش گوہر آب و تاب  
 کہ عالم راست نورش مانتاب  
 برنگ صعوہ پیش او عقاب  
 چرا نبود ز عشقش رنگ آب

وجودت شد همه نور مجسم  
چرا نبود که اصلش غوث دین است  
به پیش نور آن تابنده گوهر  
غلام غوث محو ذات مولا  
غلام غوث که عرفان برویش  
غلام مصطفی آن غوث عالم  
غلام مصطفی دین زنده کرده  
بشاه اولیاء سلطان محمود  
که زان خواجہ نموده اکتساب  
غلام غوث در دین انتخاب  
نمانده دیگران را آب تاب  
به بزم عاشقان عالی خطاب  
غلام مصطفی بکثوره باب  
نه باشد مثل او میمون جناب  
کز و کفار را شدان انتخاب  
فیوض عام او مثل سحاب  
چہ نور اللہ سرالی نغمہ او  
که او صافش فروخت از حساب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد محبت رب و دود مدحت سرور انبیاء کاسمه محمود  
منقبت آل و اصحاب مسعود این خرف ریزه چند و آه دردمند  
بمحضور صد نشین پای بلند و مستند آراء شرع ارجمند پسندید  
قطر ابل پسند عارف ربانی منظر انوار سبحانی مرشد کامل هادی آگاه  
دل جناب فیض مآب حضرت قاضی سلطان محمود صاحب فاض  
اللہ من سجال نواله و انضاله زاوہ طبع پرموده و منکر افسرده عاصی  
کثیر المعاصی از فضل و ہنر بیدستگاه سید محمد نور اللہ شاہ بخاری  
سیالکوٹی کہ یکی از معتقدان خاص و مریدان با اخلاص حضرت  
ممدوح است - بکرمتہ البنی و آلہ الامجاد : (ہو حق)  
تلاعت اہل قبولش وزی بار -



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نور نامست گرچہ دارد خوبی بس بیکراں  
گشته از وعظ و مباحث مشتہر اندر جہاں  
لیک چوں بینم عملہائے زبون و زشت تو  
نظمت کفر ابد صد تنگ میدارد از اں  
چند چند این حیلہ و مکر و دروغ بیفروغ  
تا یکی ایس غفلت و تا چند این خواب گراں  
چشم خود بکشاہ از خواب گراں بیدار باش  
کن نظر انجا مکار خویش بی چوں عاتلان  
در ہوا و خاک باز یہا ہمہ ٹٹرت گذشت  
روز در حرص و ہوا شب داستان پاستان  
اندر این دار تجارت بہر سودا آمدی  
بیس کنیز سودات حاصل گشت خُمران و زیاں  
کوس رحلت کاروانہا صبح گاہ بنواختند  
بانگ برنجیز آمدہ شور و روانہ شور و اں  
نیکنامان سعادت مند پیش از صبح گاہ  
بر نشستند از ہمہ بروند سبقت بے گماں  
ہمراہان تو شدہ دور تر خیمہ زدند  
تو بخواب غفلتی گو کے رسی با ہمراہان  
نہر اندر منزل جانان اگر خواہی شدن

رو طلب کن بدرقه از شهبوار ملک حیا  
 بادشاه ملک معنی آنکه خاک پائے او  
 افسر و تاج ملائک کحل چشم روشناں  
 قاضی سلطان محمود آں کہ ہر جا زو سلم  
 چاہک آمد بہر پاد بوسش عیاں کوہ گراں  
 چوں سلیمان حکم او برائش و بر جاں میرو و  
 قیصر و فغنور و خاقان کمتر پیش چاہاں  
 نکتہ اندر خور مدحش نیاید حاصل  
 منکر من تا ملک ایران رفت از بند و ستان  
 پیر علقم بہ کہ اندازد عصائے گفتگو  
 کے شود ایں تہ طی تا منزل سلمی عیاں  
 عرض میدارم کنیزیں پس دیر نتوان زیستن  
 در ہوائی و گُل بلبیل و دواز بوستان  
 ای کہ از انوار فیض تو رخشاں آفتاب  
 آفتاب مرمتہا تو تا باں در جباں  
 بہر شاہ دوسراے یعنی محمد مصطفیٰ  
 آن سرگردہ انبیاء و آں بادشاہ مرسلان  
 بہر بو بکر و عمر و عثمان علی ہم بہر حسن  
 بہر حسین آن نور عین سید دیں پرواں  
 کن نظر بر حال زارم رحم بر جان حنیز  
 بر مرم دست کرم نہ لطف کن بر سیکساں

سوخته در آتش سبب منور پاک تو  
 شعله شمع است بر مژده بر تنم سوزان طیار  
 دور ماستی از بند کز سوز جبریت می کشم  
 بوی کباب آید بمن دودش رسد بر آسمان  
 آب چشم غار به به باغی به حساب  
 صبر از دل بیرون چو نس به سبیل اندر روان  
 آب نم در انتظار کام دل از سر گذشت  
 رفت آرام ز تنم خوابم نمی آید شبان  
 گر بخوشم در زمان جان از تنم بیرون رود  
 و از ما جدا کردم ز غم پر گرد و آرم و بان  
 تا بجای باشم بحر ما مبتلا و خوار و زار  
 نیست جز تو کس رستنی و آشنا و مهربان  
 واسطی بر حال پریشانم کنه پیاں بگذرد  
 نور در ناپ فراقست تا بجای باشد طیار  
 نذر بس کن که قبول افتد یعنی حرف بر است  
 می نزد گزشتن می دست و پا چو رستان  
 تا که پیر روز زنگین چهره تا بان خویش  
 از گلبوم شب بیرون آرد چو ماه بر آسمان  
 تا که باشد از آفتابش انجم و خورشید ماه  
 روی صفحات نلک روشن چو رخسار تبار  
 تازم ز زینب ز رفتار مقوس قامتار



و از عالمان عالم و عارفان کاملان  
 تا بود در ذات تو فیض خدا و از دیا د  
 در تراید بار فیضت و انما اندر جهان  
 نه از فیض تو فیض از ذات تو باد امیر  
 ذات پاکست منظر انوار بادا هر زمان

## تمام شد

## قصیده نعتیه

بجناب غوثیت مآب قبله عالم و عالمیان غوث  
 دوران قطب دایره ارشاد مرکز استقامت و سداد امیر  
 کامل عارف و اصل دستگیر و وجهان ملها و ما و امی متمدن  
 حضرت تاحی سلطان محمود صاحب ساکن آوان شریف  
 ضلع کجرات ادام الله ظلال فیوضاته علی و علی سایر المستفیدین  
 الی یوم الدین از احقر مریدان خاکپا درویشان محمد خلیل الرحمن  
 ساکن ڈہوک شمس ضلع راولپنڈی تحصیل گوجران  
 پٹو ہار

بسم الله الرحمن الرحيم ط

چوں شنیدم در محالک خوبی فینان تو  
ملتس گشتم که آییم در شهر آوان تو  
تا باین مسکین ذلیل و مفتقر بے مایه  
گنج عنایت با رسد از جود بے پایان تو  
تو گزشتی در مقام قرب از پیشینیاں  
اولیا گشتند زیر و جمله آن خوابان تو  
شاه دوله شاه سیداد یگراں حاجی نجیب  
مع پیرا شاه شدند آن جمله در حفظان تو  
چوں منازل معرفت را کرده طی مسرعا  
تنبیت گفته ترا آن عنوت شاه جیلان تو  
کام مقابله بوده محفّی مستتر از عین و دل  
در جہاں کشته عیاں از کشف از بتیان تو  
انبیاء و ہم صحابه کا ند ز گز یا ز یاد ا  
هر همه دارند دایم حب جسم و جان تو  
نسبت داری باینان کو نیامد در مقال  
ای بنیاں را عزیزے بعد از اقران تو  
کس شده باشد ندانم از بنیاں مستفیض  
غیر ذاتت ای معین دیاور جمیالان تو  
خوش مبارک باد دائم ای عنایات الله

کورسیده در دست از پیر عالی شان تو  
 آن شبه غوث الخلائق مزج اهل سفا  
 حضرت عبدالغفور آن زبده پیران تو  
 یافته هرگاه ترا از نفس و شیطان بس بعید  
 اولاً کرده عطا واه خلعت شایان تو  
 گر به بخشش بندگان خویش را مقصود دل  
 دور بنود اینچنین از کرم و از احسان تو  
 ای علاج دردمندان دی شفاء مرضها  
 ای غیاث مستمندان جرعه آب حیوان تو  
 خواهیم از بخشش مرا تا زنده گرد و مرده دل  
 هم بحق شاغل شوم ای عیسی دوران تو  
 یکدم بر ما بزن تا داریم از مفسدان  
 ایکه در ملک ولایت آمده سلطان تو  
 آرزو دارند جن و انس هم حور و ملک  
 که بماتند بر در کاشانه ات دربان تو  
 این سعادت رانه یا بند محض با این التجا  
 تمانه حالند بر سر مدته فرمان تو  
 هر کسی جوید بعالم با هزاران جد و جهد  
 عشق مولی را نیابد غیر از آستان تو  
 میرسد هر نهاد مست را این بشارت با حق  
 بگسلد از غیر بنزد دست در دامان تو



ایکه من دیدم ترا غوث الوارث حق الباقین  
 پس چرا کارم چنین اے منظر جانان تو  
 من سیاهم خود گناهیم منفعل از کرده خویش  
 یک نگاه ذی وجاه خواهم از عینان تو  
 کر نظر سازند پا کال من را اکسیر خوب  
 آهنگ ساز می طلا از دست زرافشان تو  
 اے ولیاں را امام و شیخ اندر معرفت  
 من اسیرم کن خلاص از نفس از شیطان تو  
 در گهت یاسیده دار الشفاء کامل است  
 بس فرق فیه در اعداؤ در خلا ن تو  
 ما مر لیان درونی بهر استشفاء مرضی  
 آمدیم اینک بقدمت شمه از دربان تو  
 کُلُّ مَنْ جَاءَ إِيْلَکَ بِإِْمَانٍ التَّحْلِفِین  
 کام دل را یافته شد راجع از ایوان تو  
 اسم محمود گرفته جمله عالم زیر حکم  
 همچو شاه غزنوی نصرت شد قربان تو  
 سلطنت اولیک بر اولاد آدم بدعیان  
 انس و جان را زیر حکمت کرده آمنتان تو  
 مدعا خاطر من بر تو شهاب پوشیده نیست  
 گر رواداری نزد کوهست در امکان تو  
 این اشیم بندگانت نام خود دار و خلیل  
 راجی عفو جرایم هست از رحمان تو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# شجر منظرومه

سلسله بزرگان قادریه غفوریه <sup>تقریباً</sup>  
از خاکسار سید نورالله شاه سیالکوٹی

۴

آہی بادہ عشق بلاخیز	ز جام معینم در کام جاں ریز
ز ہر چہ جز تو پیش آید گزینم	بدر دلتو سرشک از دیدہ بزم
ز دل گرمی بسوزان سینہ من	بخور شبیدی بر آرائینہ من
دل پروردہ در دم عطا کن	ز ہر دروشش بدر دود دکن
سیفشان از گلم پشہ مردگی را	ز خاطر دور کن افسردگی را
بحق حرمت سلطان لولاک	ز نقش غیر کن لوح دلم پاک
بحق حرمت شاہ ولایت	علی آں منظر نور ہدایت
بحق ہر دو نور چشم زہرا	سرور سینہ یاسین و طابا
بحق مقتداے اہل عرفاں	دربحرمعانی گنج ایتقاں
حسن آں کو چو شمع عشق ازوت	بسوز سینہ خود سینہا سوخت
بحق آں حبیب پاک یزدان	کہ نزل درد دل را بود جہاں
بحق آنکہ شد معروف عالم	مباہی بر وجودش نسل آدم
بحق برائی آں گنج اسرار	بحکمت پیشواے جملہ ابرار
باقی و نہی نہ عشق	جنید آں سر خوش پیمانہ عشق

بحق شبلی تجسید سامان  
 بحق نور عبود واحد فرد  
 بحق آل ستمی ماہ کنعان  
 بحق صاحب سجاده شرع  
 بحق بو سعید آل قبلہ شوق  
 بحق شیخ محی الدین کہ چوں او  
 تنگ بر قصر جہانیش پاسبان است  
 بحق رہنمائے جسد ابرار  
 بحق شمع بزم بے مثالی  
 بحق شاہ عالم پیر دانا  
 بحق محمد پیرائے خداوند  
 بحق مومن صدیق کامل  
 بحق درد پُر درد محمد  
 بحق آل ستمی پیر مدینے  
 بحق آنکہ فیض را و فور است  
 بحق شہسوار عرصہ جود  
 بہ تن انسان بجاں شکل فرشتہ  
 بہ کامش زہر اطعم شکر بود  
 بزم نفس سرکش سخت کوشے  
 بحق آنکہ چوں از فقر زدم

زرنگ ماسوا منشاندہ دامن  
 کہ بزم تیرہ راز شک جنان کرد  
 عزیز مفسر کند سر پنبہاں  
 علی ہنگاری اصل فقر افرا  
 بجان و تن خمیر مایہ ذوق  
 نبرده کس بمیدان رضا گو  
 فضاے درگاہ اولامکان است  
 کبیر الدین کلید گنج اسرار  
 منور آفتاب لایزال  
 ز عشقش شد جہان پیرنا  
 کہ احمد شاہ دین است پیوند  
 کہ فیض او جہان را بود شامل  
 سرافرازی دہ فیضان سرمد  
 کہ آمد نور جاں در عالم تن  
 بنامش سکۃ عبدالغفور است  
 جہاد نفس را سلطان محمود  
 تن و جانش بدو دل سرشتہ  
 نمک بر خوان او اشک سحر بود  
 بہ بزم عاشقی دریا خروشی  
 بعلم و حلم شد محبوب عالم



چو نور اللہ شاہ مسکین گدائے  
نشته چشم بر راہ عطائے  
بحق جملہ پاکان طریقت  
مجازش را بدہ رنگ حقیقت  
چو فرمانت رسد در آخر کار  
بذکر خود ز بالمش تازہ میدار

## قصیدہ

ۛ

بجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت قاضی صاحب  
امام اللہ ظلہ النعم علیہنا فایضۃ آمین منجانب غلام غلامان عتیدت  
آئین ملک محمد دین افسرانہار بہار اولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایکہ در پنجاب چوں بہر منور دشنی  
وایکہ بیخ ظلمت عصیاں طغیاں مسکنی  
یک نظر بہر خدا بر حال زارم انگنی  
کم نہ گرد و از تو چیشہ ای غبار زنی  
ایکہ در تو نور پنہاں است از عبد الغفور  
کو ست در اہل صفا و معرفت صدور  
ایکہ در تو نور مے تابند شاہ دولہ ولی  
دولت انوار رحمانی در و شد متلی  
آنکہ در حق تو گفتمے و بیانرا ولی  
ایکہ اوصاف لبیاں جبارا جامعی  
ایکہ بر تو لطف خاص پیر لنگر شاہ ولی  
ایکہ با تست در عالم بہا حق دین  
واقف اسرار ربانی خشی دہم جلی  
آن بہادر و رونق اہل صفا و اہل دین

غوث دوران غوث عالم مرکز بلقا  
 ایکہ از انوار دمتری والاشتی مستیز  
 ایکہ نور غوث اعظم دستگیر و جہاں  
 روز و شب تابد ہی اے معہ ایمانیا  
 ایکہ ہستی حجۃ الخلق ارشاد نبیا  
 ایکہ سلطان نصیر اشراف تو دامن ہی  
 محزون الطاف تمن مود انضال حق  
 ایں غریب و بکیں مظلوم آمد راون  
 یک نظر از بہر جملہ اولیاء اصفیا  
 مشکل من منجی گردد و طفیل اینہم  
 تا ابد درد و رماند ساغر فیضان تو

من بیا و دم ارادت از حضور ای شہا  
 پس سعادت حق من شد جہد اصل علی

تمام شد  
 بَعُوْنَهُ ذَکْرُهُ

سلسلہ مہتہ قادریہ مجددیہ غفوریہ  
 از احقر بنی نوع انسان سب کو دآوان مدعو بہ محمد خلیل الرحمن  
 غفر اللہ لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 خداوند اطفال ذات خویشیت بقست من لقاء خود عطا کن

طفیل مصطفیٰ سردار عالم  
طفیل مرتضیٰ حیدر مکرم  
طفیل حسن بصری مرد کامل  
طفیل شیخ حبیب عثمانی مکمل  
طفیل آن ولی داود طای  
بحق خواجہ معروف کرخی  
بحق شیخ عبداللہ سقطی  
بحرمتہ شاہ حنید پیر بغداد  
لبیر شبلی آن تدوہ عصر!  
بحق عبد واحد شیخ یکتا  
طفیل آن شہ داناے طرطوس  
بحرمت خواجہ ہنگاری لبوالحسن  
طفیل ابو سعید پیر خندوم  
بحق آن ستودہ ذات اقدس  
شہ جیلاں کہ محی الدین اسم ست  
طفیل شیخ اکرم عبدالرزاق  
بحرمتہ شیخ شرف الدین منور  
بحق آن بہاء دین و دنیا  
طفیل شیخ عقیل آن منبع عشق  
بحرمتہ شمس دیں صحرائے اللہ  
گدار حمن را آرم بہ پیشیت

دل تیرہ مرا تو با ضیا کن!  
بمعراج ہدایت مرقت کن  
بصیرت در دلم تو دایما کن  
مرا محبوب خود امی کبریا کن  
صفیر روح را تو خوش نو کن  
بمعروفی سمر در قرنہا کن  
یکی از بند گانت ای خدا کن  
سیاہی قلب مبدل با صفا کن  
شرعیت ہم طریقہ را بما کن  
بتوفیق ہدایت مستدا کن  
چو یوسف در جہاں مکرم شہا کن  
بطاعت ہم عبادت بے ریا کن  
وجود مس مرا تو کیمیا کن  
غیاث الخلق زندہ مرد با کن  
بحب عشق خود مارا فنا کن  
نصیم از معارف گنجہا کن  
لبشرف مقصد قلبی رسا کن  
مرا یارب بعالم در بہا کن  
براج عقل کل تو پرانا کن  
بصحراء وجودم شمس وا کن  
کہ مارا ہم بدر گاہت گدا کن



بخواجه بوالحسن صاحب محاسن  
 به شمس الدین گدا جو کم ترارب  
 بحق شاه فضیل آنچشمه برکات  
 طفیل شاه کمال عارف یگانہ  
 بحق شاه سکندر نور عظم  
 طفیل آن مجدد الف ثانی!  
 به تجدید شریعت ہم طر لقیقت  
 طفیل حضرت آدم بنوری  
 بخاطر شیخ حبیب اللہ پیشوری  
 بر ازیکہ تاز عشق بازی  
 طفیل شیخ مومن اہل الیقان  
 بصدیق محمد یا الہی  
 محمد حافظ سبع مشانی  
 طفیل شاه شعیب نوریزدان  
 بحق قطب عالم غوث دوران  
 مقدس اسم او عبد الغفور است  
 بحق حبیب البسام ربی  
 شد از اولیاء چون او نیامد  
 بعلم و فضل او و فضلاداران  
 بعالم نیست کس اورا نظیر  
 و مست بین الخلق والحق

بدنیای ہم بعقبی زود فنا کن  
 تو ہم از مکرمت جلوه بیا کن  
 یکی از خدا و مان اولیاء کن  
 ز قید نفس و شیطان پس رہا کن  
 ز آب حیاں خود جرعه سقا کن  
 کہ اسمش در جہاں احمد صد کن  
 بتوحید حقیقت ہم خوشا کن  
 او ہم جہد مارا خوش جلد کن  
 پس و پیشیم جدا از ماسوا  
 جناب شاسباز ذوق تقہ  
 عیو ہم یوش در جہ خطا  
 ز جہلم صوب صدقت راہ  
 شفیع آرم و یونم را ادا کہ  
 مرضہاء درونم را دوا کو  
 صوات از مقدمش حجلت  
 گناہم را قلم کش ہم عفا  
 امان الخلق بر عالم سخا  
 مہ نورش منور تا ترا کہ  
 مقرر و معترف ہم مرحبا کہ  
 وحید الدہر لقب اورا  
 بہ بحر معرفت خوب آشنا

بیاید هر که نزد یار گاهش  
 عجب شیخ است و افکار استقام  
 که مرضن ظاهر بر اهل دیده  
 کسی کو دیده باطن بدارد  
 بخاک ابر پاک اقدامش رسیده  
 بهر حبات رسیده آواز فینش  
 خجسته هر منور کز فروغش  
 جناب قاضی سلطان محمود  
 مریدان نور یارب بکرمت  
 خصوصاً این اشیم مضطرب را  
 خلیل کو ذلیل تست یارب  
 چو من کردم دعا ای پاک مولا

ز مرضی سقم او را خود واکن  
 اطباء جمله با وی التجا کن  
 بدفع مرض باطن حیه ساکن  
 یہ بیند کوست ظلمت ازو کن  
 ملائک چشمها را تو تیا کن  
 خلایق بر حضورش مژدها کن  
 همه ظلمات نیا ترا چوں صفا کن  
 که جسدش سیر بر اوج وعلا کن  
 مفرح با حصول مدعا کن  
 تمامی دور از رنج و عنا کن  
 بگویندش الہا در عنا کن  
 تم تو از فضیلت اجابتہ در دعا کن

کر میری امداد یا رب آن حالت ناز میں  
 لے بنا محبوب اپنا حُب دل میں ڈال کر  
 مانگتا ہوں یا الہی عشق اپنا کر عطاء  
 صدقہ خواجہ حسن اور شیخ عجمی راہنما  
 حضرت داد دُطا کی طویل اسے مالکا  
 خواجہ معروف کرچی کا بے تہ کو واسطہ  
 نکالتا کر سات میرا دل گہنکال کر !  
 ستری سقلی کا صدقہ اور حبیہ زلیقدر  
 صدقہ بد بکر شہل مبدد اسد خوش سیر  
 خواجہ بدالفریح دیگر بدائع جو نامود  
 بد سعید و پیر گیلانی کی خاطر رحم کر  
 عارفوں کی طرح یا رب میرا حال حال کر  
 پیر دولہ شاہ منور شاہ عالم دہلوی  
 شیخ احمد شاہ ولی اور خواجہ مومن گکڑی  
 حضرت صدیق اور حافظ محمد متقی  
 شاہ شعبی عبد الغفور آنکارہ کا بلالی  
 ان سبہوں کے واسطے یا رب مجھے خوشحال کر  
 صدقہ سرکار عالی اور خواجہ خواجگاں  
 صاحب آوان حضرت راہنماء سالکاں  
 جشمہ نور حقیقت نظر گنج نہاں  
 مخزن اسرار ربی و انسل حق بیگماں



کر مجھے منظورِ یارِ تَب نیک میری فال کر  
 آپ ہیں مُرشدِ میرے سلطانِ مجملہ اولیا  
 اسمِ اقدسِ تاصنی سلطانِ محمود ہی ہوا  
 قطبِ عالمِ غوثِ دوراں دستگیریِ کزرا  
 ڈوبتے کو بحرِ نصیاں میں کرم سے بے بجا  
 معرفت میں اپنے مجھ کو اہلِ پردہ بال کر  
 عاجز و بیکس ہوں لیکن تو مجھے مطلوب ہے  
 عشقِ تیرا چاہیے ہر چیز سے جو خوب ہے  
 جانشینِ کاملِ تیرا عالم میں جو محبوب ہے  
 اُس کی خاطر دلیں تیرے جو کہ بس مرغوب ہے  
 نظرِ رحمت سے مجھے روشن تو مثلِ بدرِ کمال کر  
 میں سناؤں عرضِ کس کو صاحبِ تیرے سوا  
 ہے نہیں دنیا میں کوئی اس فقیر کا آسرا  
 تیری ہی خاطر بننا ہوں پیر کے در کا گدا  
 واسطے مقبول کے منظورِ کر میری دُعا  
 بخششِ نورِ اللہ کو یارِ ب عیب سے ٹال کر

شجرہٴ مجدِ دیہِ قادرِ غفورِ رب

از خاکسارِ سیدِ نورِ اللہ شاہِ سیالکوٹی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا اہی فضل کر بہرِ محمد مصطفیٰ

صدقہ حیدر میری فریاد کو سن صاحب  
 دُور کرب رنج خواجہ حسن بھری کے طفیل  
 واسطے نام مبارک شیخ عجمی راہ منار  
 صدقہ داؤد طائی دیکھ میرے دل کی مراد  
 عورت معروف کرخی رہبر راہ ہدا  
 شیخ عبداللہ کی خاطر کر عطا ذوق و طلب  
 اور شہر حنیف کی برکت قدس کو کر صفا  
 شیخ شبلی عبد واحد اور یوسف کیلئے  
 بانک نہ خالی مجھے میں ہوں تیرے در کا گدا  
 خواجہ ہنکاری و مخزومی و حضرت غوث کا  
 لیکے آیا ہوں رسید اے میرے رب العلا  
 حضرت عبدالرزاق اور شیخ سید شرف دین  
 ان کی خاطر کر مجھے محبوب اپنا اے خدا  
 صدقہ خواجہ بہاؤ الدین اور خواجہ عقیل  
 اور گدار حسن کی برکت میں ہوں کچھ مانگتا  
 خواجہ بوالحسن دیگر شمس عارف کے طفیل  
 اور شمس الدین گدا کی واسطے سن التجار  
 کر میرے دل کو منور صدقہ خواجہ فضیل  
 اور کمال الدین کی خاطر بھی الم و غم ربا  
 شاہ سکندر شیخ احمد یار کی خاطر مجھے  
 دین و دنیا کی بہلائی بخش اے میرے خدا

صدقہ آدم پوری، در حبیب پوشتاوری  
 حیات تہماز عالی حاجتیں سب کر روا  
 بسخ مومن ندی کے واسطے ای پاک رتب  
 نہ بخت، اپنا لہ جاؤں جہول تیرے ماسوا  
 صدقہ صدیق اور حیا قطع محمد کیلئے  
 سنوار میرے حال کو اے خالق ہر دوسرا  
 شاہ شعیب خوش سیر عبد الغفور پر نسیا  
 کر عطا کچھ گنج مخفی سے مجھے اے مالک  
 صاحب آوان حضرت قاضی ماری صاحب  
 غوث و قطب و پیشوا اے اولیاء  
 جز کے فیض نوری عالم ہو معمور سے  
 یا ہستی ان کی بہت کہ عطا و قلبی حیا  
 کر مجھے منظور یا رب صدقہ محبوب پاک  
 جانشین آوان بہ حضرت کا مقرر جو ہو  
 عرین نور اللہ کے رے صاحب منظور نو  
 بہر پیران خاندان و تادریہ خوشن ادا  
 لاما صلوات ہوں بر روح ختم المرسلین  
 آلہ اصحابہ ہم مؤمنین اصفیاء

ۛ



# شجرہ قادریہ غفوریہ

مجددیہ

از سید نور اللہ شاہ ولد مولانا سید چراغ شاہ ضامن حرم

سکالکونی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ۛۛۛ

بنیٰ نے کی عنایت مرتبہ کو  
عطا کی حسن بصری راہنما کو  
حبیب عجمی محتب با صفا کو  
ولی داؤد طائی پرہ شیا کو  
سخی معروف کرتی با صفا کو  
ولی سہری سقلی اولیا کو  
شہ جنید منبع فیض بہا کو  
ولی بو بکر شبلی پارسا کو  
جناب عبد واحد مد تقاد کو  
ابوالفرح محباہ مقصد کو  
خواجہ ابوالحسن افسر اتقی کو  
ملی تھنی بوسعیہ ذوالعلاء کو  
ریش الاولیا دغوث الورا کو

خدا نے شان بخشی مسطیٰ کو  
علی شیر خدا نے وہ محبت  
حسن بصری نے دی پھر قدرت  
حبیب عجمی نے قلبی فیض بخشا  
پھر درہ مسند نشینی  
نیت پھر ہون نورانی مات  
مدنما بعد زان ورثہ راق  
ہید شق پر قبضہ مسلا پھر  
بت پھر ہوا وہ گنج مخفی  
میں ہو گیا وہ فخر حاصل  
ندفت پھر ملی از فضل مولا  
سادت ظاہری و باطنی پھر  
غفوری پھر ہون حامل حشمت

دیا تھا غوث نے تاجِ طریقت  
 عبد رزاق سے پہنچی امانت  
 کیا مامور شرف الدین نے پھر  
 ہوا پھر رابطہ عرفان اندر  
 خزانہ فیض والا مہل گیا پھر  
 ملی بھٹی کیر حقیقت کی امانت  
 گوارمن نے بخشا خزانہ  
 ملی بھٹی ان سے پھر دستار نوئی  
 دیا تھا پھر انہوں نے سبق ملی  
 کیا تھا شمس نے وارثِ درشت  
 حسنوری خاص درجہ مل گیا پھر  
 ہوئی بعد شش عنایت آں امانت  
 ازاں بامرِ محبت اللہ تعالیٰ  
 ملی پھر ان سے سجادہ نشینی  
 عطا بامرِ محبت کی آپ نے تھی  
 انہوں نے شیخی یوسف کو نور  
 دے ان کے محمد شاہ خلیفہ  
 بامرِ محبت نے اپنا خلیفہ  
 ہوئی پھر مرحمت عبد الغفور  
 مرادمِ حضرت سلطان محمود  
 ہوا کہ ان سے چشمہ فیض جاری

عبد رزاق کاشف راز ہا کو  
 شرف دین تمین بدرالدجے کو  
 بھ ذہین بانی راہ ہدا کو  
 ولی سید غفیل بے ریا کو  
 شمسِ حجاب دینِ مجتہد کو  
 گوارمن سید خوشنما کو  
 خواجہ ابوالحسن بی بانوا کو  
 شمسِ عارف رفیق کبریا کو  
 امام الوقت شمس لدین گد کو  
 غفیل رحمت اللہ پیشوا کو  
 جمال لدین شاہ شمس السنہ کو  
 سکندر متھلی قبرِ سماء کو  
 بلا رتبہ تھا احمد پارسا کو  
 نورانی صاحبِ ظل بہا کو  
 خلافت شاہ بہادر با خدا کو  
 انہوں نے شاہ نعیم پڑھیا کو  
 لیا مہدی نے پھر فیض کو  
 شعیب شاہ لوری با صفا کو  
 بلا تھا فیض ان سے پیرا کو  
 ولی آدان دالے دل ربا کو  
 کیا برابر محبوب خدا کو

چھیلا یا آپ نے ہی فیض بہرہ  
میں عاجز ہوں غلام اس مہربان  
کریں جو اک نظر از لطف رحمت  
سلام ہو بر محمد پاک مسلم  
سلام ہو متقین و مسلمین پر !  
عرض کرتا ہے نور اللہ کائے ب  
بنایا ہے غنی اور شاہ گدا کو  
تصور جن کا ہے صبح و مساء کو  
بنادیں شاہ گدا سے ناسزا کو  
سلام ہو ان کے جملہ اقربا کو  
سلام ہو اتقیا و اصفیاء کو  
سعادت بخش تو اس پر خطا کو

بحر مت انبیاء و اولیاء کے  
بٹ نادر سے نہ خالی گدا کو

( تمام رشد بعون اللہ جل شانہ )

شجرہ قادریہ غفوریہ از خاکسار سہ  
نور اللہ شاہ سیالکوٹ محلہ کشمیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ نون سب حمد ثنائیں  
ہر دا خالق رازق سائیں  
عاشقناظر بہر حیا  
اوسے نون و ڈیا سیا  
پاک رسول محمد سرور خلتاں روکھائیاں نی  
عشق حقیقی والیاں رمزاں سیان لا نوچ پائیاں



دنیا تے جد سرور آسیا      شرک کفر و تخم ادا سیا

سربا وحدت چاخن لایا      دُور ہو سیاں گمراہیاں فی

پاک رسول محمد سرور خدقاں تار و کھیاں فی

عشق حقیقی والیاں مزاں سیاں لالچہ پائیاں فی

مست مغرور دی نوری      بخشش ہوئی دُہروں تنوری

رفت باقی پوری پوری      ملکیں گئیاں دو ہا سیاں فی

پاک رسول محمد سرور خدقاں تار و کھیاں فی

عشق حقیقی والیاں مزاں سیاں لالچہ پائیاں فی

شاہی تقریبی تھیں حب اری      حیدر پائی نعمت بہاری

عشق فقر دی دولت ساری      رب دتیا دُڈیا سیاں فی

پاک رسول محمد سرور خدقاں تار و کھیاں فی

عشق حقیقی والیاں مزاں سیاں لالچہ پائیاں فی

حیدر صفد پاسوں بہائی      بصری حسن فضیلت پائی

شمع عشق دی خوب جگائی      فلک گئیاں روشنائیاں فی

پاک رسول محمد سرور خدقاں تار و کھیاں فی

عشق حقیقی والیاں مزاں سیاں لالچہ پائیاں فی

پھر حبیب عجبی دے خانے      وجہ وحدت دے شہانے

اُس زمانے مرد یگانے      ملکیں دھماں پاب رنی

پاک رسول محمد سرور خدقاں تار و کھیاں فی

عشق حقیقی والیاں مزاں سیاں لالچہ پائیاں فی

بھلاؤ خدا دے پیارے      عشقوں پائے منسوب بہارے

کشفوں ڈھٹے عرش منار سے ہویاں تب صفایاں فی !

پاک رسول محمد سرور خفقاں تار دکھایاں فی

عشق حقیقی و الیاں رماں سیاں لالہ نوجہ پائیاں فی

پھر حضرت جی معروف یکا نے حاصل کیتے فقر خزانے

خبرں کیاں وچہ جہانے کیتیاں لمیاں دہا سیاں فی

پاک رسول محمد سرور خفقاں تار دکھایاں فی

عشق حقیقی و الیاں رماں سیاں لالہ نوجہ پائیاں فی

پھیر وراثت لہر خدا می حضرت ستری سقلمی پائی

فیضوں خفقت تار دکھایاں ندیاں لہر و گاسیاں فی

پاک رسول محمد سرور خفقاں تار دکھایاں فی

عشق حقیقی و الیاں رماں سیاں لالہ نوجہ پائیاں فی

کیتی اللہ پاک اعانت ! پائی ولی حنیفہ امانت

آنحضرت پھر صبح سلامت کردتیاں بھلیاں فی

پاک رسول محمد سرور خفقاں تار دکھایاں فی

عشق حقیقی و الیاں رماں سیاں لالہ نوجہ پائیاں فی

الو بکر شبلی دے تائیں ! پھیر عنایت کیتی سائیں

وہ خدا دے چائیں چائیں سرتے پنڈاں چا سیاں فی

پاک رسول محمد سرور خفقاں تار دکھایاں فی

عشق حقیقی و الیاں رماں سیاں لالہ نوجہ پائیاں فی

مذہبے خود جہ عبد واحد پائے شان مراتب بے حد

بنیاں کامل پیر موحّد بیجاں کفر اڈا سیاں فی

پاک رسول محمد سرور خلتاں تار دکھائیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں مزاں سیاند لالوچہ پائیاں نی  
 خواجہ ابوالفرح پیارے حاصل کیتے درجے بہارے  
 وڑیا چل خدا دربارے کیتا خوب کھائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلتاں تار دکھائیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں مزاں سیاند لالوچہ پائیاں نی  
 پچھوں ابوالحسن ہنکاری لائی نال خدا سے دیاری  
 دلوچہ تانہنگ وصلدی بہائی حرصاں گل گواہیاں نی  
 پاک رسول محمد سرور خلتاں تار دکھائیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں مزاں سیاند لالوچہ پائیاں نی

استخیں پچھے نال ارادت پائی ابوسعید سعادت  
 کیتی رب دی خوب مہادت مال بیاسب سائیاں نی  
 پاک رسول محمد سرور خلتاں تار دکھائیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں مزاں سیاند لالوچہ پائیاں نی

حضرت ابوسعیدوں جہانی سندھیاں پیرگیلا نی  
 محی الدین ولی لائیاں بیڑیاں بنے لائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلتاں تار دکھائیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں مزاں سیاند لالوچہ پائیاں نی  
 عبد القادر اسم گرامی محی الدین لقب سے نامی  
 گھر گھر فیض پھیلائے مانی ملکا لالوچہ دوہایاں نی

پاک رسول محمد سرور خلتاں تار دکھائیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں مزاں سیاند لالوچہ پائیاں نی



۱۶۷  
۵۱  
مرٹ کے حضرت پیر منور  
وڑیا بحر فقر دے اندر  
بنیا عارف ولی قلندر  
اللہ دتیاں شاہیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھٹیاں نی  
عشق حقیقی والیاں مزاں سیان لا نوچہ پائیاں نی  
پھر حضرت شاہ عالم عالی  
پائی شان شرافت والی  
وڑیا اندر عشق کھٹالی  
میلان ساڑ و بجا میاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھٹیاں نی  
عشق حقیقی والیاں مزاں سیان لا نوچہ پائیاں نی  
مرٹ کے شیخ احمد مستانی  
حاصل کیتا قرب حقانی  
درشن دتا دلبر حبابی  
حنیدیاں نت ادائیاں نی  
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھٹیاں نی  
عشق حقیقی والیاں مزاں سیان لا نوچہ پائیاں نی

مرٹ پیتے عشق پیالے  
شیخ حنید پشاور والے  
پیریاں آپکھا میاں نی  
مرشد تھیں لے فقر نوالے  
بحر فقر و چہ بئی لائی  
پھر صدیق صداقت پائی  
بلیاں نیک و بد ہائیاں نی  
لوری رنگن چڑ ہی سوئی  
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھٹیاں نی

عشق حقیقی والیاں مزاں سیان لا نوچہ پائیاں نی  
مرٹ کے حافظ صاحب عالی  
بی دراشت مرشد والی  
نام محمد شان کمالی  
پایاں سب وڑیا میاں نی  
پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھٹیاں نی  
عشق حقیقی والیاں مزاں سیان لا نوچہ پائیاں نی

کہتے کھلے بہت سیانے گلاں عشق سنائیوں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھائیوں نی  
عشق حقیقی والیاں رزراں سیاند لالوچہ پائیوں نی

استغیث پچھے آئی واری حضرت پاک محب غفاری  
عبد غفور ولی ستاری عشقوں پسند چائیوں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھائیوں نی  
عشق حقیقی والیاں رزراں سیاند لالوچہ پائیوں نی

نور قدیم محبوب حقانی سینے پہ سینے نال آسانی  
آخر پھٹا آن آوانی ! لاٹھاں عرش پنچپائیوں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھائیوں نی  
عشق حقیقی والیاں رزراں سیاند لالوچہ پائیوں نی

پایا فیض تے قلب صفائی حضرت قبلہ ولی الہی  
ناں سلطان محمود خدائی پیرا رتہ ہلایوں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھائیوں نی  
عشق حقیقی والیاں رزراں سیاند لالوچہ پائیوں نی

صدقہ ولی محبوب پیارے جینوں ہر دم فضل تھارے  
میں پر کرم کر وے بھارے کراں ہمیش دعایوں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار و کھائیوں نی  
عشق حقیقی والیاں رزراں سیاند لالوچہ پائیوں نی

جہدم ہو یا فضل رباناں چڑ سب کی چین و چہ آواناں  
خبراں ہو یاں ملک جہناں پایا فیض لوکایوں نی

پاک رسول محمد سرور خفقاں تارو کھیاں نی  
 حضرت مقبلہ الم تائیں رنگیں رنگیا اللہ سائیں  
 کر کے قرب حضور عظیمیں رماں سب سمجھا یوں نی  
 پاک رسول محمد سرور خفقاں تارو کھیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں رماں سیاندہ نوجہ پائیاں نی  
 کشف کرامت جہوں باہر خلقت اندر کیتی ظاہر  
 تجسید سراروں کر کے باہر دھماں عشق چلایاں نی  
 پاک رسول محمد سرور خفقاں تارو کھیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں رماں سیاندہ نوجہ پائیاں نی  
 گھر گھر فیض ولیہ اجباری تابع ہو کی خست ساری  
 رحمت کیتی اللہ باری نوری جہڑیاں لائیاں نی  
 پاک رسول محمد سرور خفقاں تارو کھیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں رماں سیاندہ نوجہ پائیاں نی  
 موجب آیا بحر حقیقت ! واقفکار رموزہ طریقت  
 عرف حالی کار شریعت دینی پشت پناہیاں نی  
 پاک رسول محمد سرور خفقاں تارو کھیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں رماں سیاندہ نوجہ پائیاں نی  
 وچہ دہیں اثر زیادہ جس دم مسکدا ولی خدا  
 پورا ہوندا ولی ارادہ اللہ تائیں بہ یوں نی  
 پاک رسول محمد سرور خفقاں تارو کھیاں نی  
 عشق حقیقی والیاں رماں سیاندہ نوجہ پائیاں نی

قلب منور جت طاہر اکتو جیسے باطن ظاہر

قرآن شریف حدیثوں باہر وچہ عمرناں چرہ ہائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی

عشق حقیقی والیاں رماں نیاند لالوچہ پائیاں نی

جس پر نظر کرم دی ہوئی کل پسیدی سدی ہوئی

ہر دی خوب کرن دلجوئی نیک ادائیگی پائیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی

عشق حقیقی والیاں رماں نیاند لالوچہ پائیاں نی

میں بھی قدم وئی دا پھڑیا سنگ اصحاب کھن دے ریا

دیکھ لو اں مٹن قسمت اڑیا کد تک ہوں ہمارا بیایاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی

عشق حقیقی والیاں رماں نیاند لالوچہ پائیاں نی

ولیا تینہوں وارے جانواں تین بن کسنوں حال سناواں

کھنوں زندہ مطلب پاواں تیں بن ہو رہے جانیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی

عشق رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی

نور اللہ سے تیرا بردا ہر دم وچہ بھر دے مردا

لاہ دے دے دلے آتوں پردا کاموں مدتاں دسیاں نی

پاک رسول محمد سرور خلقاں تار دکھائیاں نی

عشق حقیقی والیاں رماں نیاند لالوچہ پائیاں نی

میں ایہ شجرہ لکھ دکھایا نالے اپنا حال سنایا



جیکر وہ منظور می آیا :  
 موجاں ہوں سوایاں نی :  
 پاک سول محمد سرور خلقاں تار دکھایاں نی  
 عشق حقیقی دایں مزاں سیاندا لوچہ پاٹیاں نی

## تہ صامتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا یار کار ساز ابے نیازا	غریباں پرورا عاجز نوازا
بحرمت ذات برکات عالی	خدا یاد دہور کر غفلت دی جہاں
فضل تھیں دور کر سارے میرے	بحرمت مصطفیٰ صل وسلم
بحرمت مرتضیٰ عالی بہادر	عطا کر خلق و خواطوار نادر
کریم مینوں طریق سنت عامل	بحرمت حسن بھری پیر کامل
حبیب محمدی خاطر پاک تبا	مٹا دے نفس دے انکار سہا
بحرمت خواجہ داود دہی	خداوند امیری کر راہنمائی
عطا کر دل میرا زں عشق چرخی	بحرمت خواجہ معروف کرخی
تے حضرت شیخ عبداللہ دینا	پیالہ ذوق قد امینوں عطا کر
ولی جنید دے صہتے کریم	کریم منظور جو میری تمنا
بحرمت شیخ شبلی مرد عار	دکھا مینوں بھی دھتے معار
بحرمت عبد احد شیخ عالم	تو کر دے صاف میرا نفس ظالم
بخاطر شیخ یوسف پیرادی	تو کر آساں ہر مشکل اسا دی

طفیل خواجہ سنکاری پیسے  
 بحرمت شیخ مخزومی تو مولانا  
 برائے شیخ محی الدین جبلین  
 بحرمت پیر خواجہ عبدالرزاق  
 بحرمت شیخ شرف الدین انور  
 بھاؤ دین دے صدقے اتنی  
 طفیل شاہ جو صاحب زتیرا  
 بہرکت شاہ شمس الدین کامل  
 بحرمت شاہ گدڑ حسن علی  
 جو خواجہ بدو الحسن عارف بیگناہ  
 بہرکت شمس عارف دی خدایا  
 تے شمس الدین گد جو دست تیرا  
 ولی طفیل دی خاطر ابھی  
 بحرمت شاہ کمال الدین نوری  
 خداوند بحرمت شاہ سکندر  
 طفیل کابل احمد پیاسے  
 برائے خواجہ آدم بنوری  
 بحرمت شاہ بہرکت جی کوہاٹی  
 تے بہرکت شیخ یوسف مودکی  
 محمد جو نعیم ہے شیخ علی  
 بحرمت شاہ محمد شاہ ولایت

میر دل عشق تیرا جوش نازے  
 عطا کر عشق اپنے دیا پیار  
 تو دیکھ تو فیتہ مارا نفس شہیدان  
 رکھیں نہ رات اپنے عشق مشتاق  
 رکھیں نہ ریاے عشق نہ شد و  
 تو اپنے عشق دی دیو شہنشاہی  
 طفیلش کر تو روشن سینہ میرا  
 تو اپنے عشق اندر رکھ شعل  
 کریں پُر عشق میرا سینہ خوں  
 طفیل اسد سے بن عشق شہنشاہ  
 رکھیں مردم تو عشق اندر سویا  
 طفیلش تازہ رکھیں عشق میرا  
 کریں توں صادق میرا سیاسی  
 کرم تھیں بخش دے مینوں حضوری  
 رکھیں دائم تو اپنے عشق اندر  
 میرے سینے میں رہاں عشق کا  
 میر دل دی کریں امید پوری  
 عطا کر عشق اپنے دی تو کوئی  
 حضوری دے توں ۲ دی ہے میرے  
 طفیلش دے توں نعت عشق دی  
 توں عشق پہن کریں مینوں

تو اپنے عشق دا جلوہ دکھائیں	سخی صدیق دینی عورتوں میں
وسائیں پر تو اب عشق سجد	میں صدقہ کا فطر محسوس
میرے دل میں تو عشق اپنا سدا کر	محمد جی شعیب بدل خاطر
تو اپنے عشق قہر کر سیدہ نوری	برائے عزت عبد غفور
گرا می اسم سے سلطان محمود	جو مت قہر عام پاک معبود
کلیجے عاشقان محسوس بالذوال	جو کہ مل پیرے آوان واما
میںوں اوہ وصلہ کا سہ ہوا ہے	تیر محبوب اللہ نظر آوے
توں میرے پیر کو چہ دکھائیں	میں فرستہ کوں یا رب عا میں
میں پلکوں نال کلیان صاف کر سوں	میں غرور کر چے پیر و رساں
میں سو سو دار چند اپنی کھوں	جہوں میں پیر دیدہ رپاواں
تے صلوتاں نبی تے بلشیراں	خداوندوں حمد نکھوں ہزاراں
تے مشکان فضل نیت الہاموں	ختم مذکور ہے اللہ سے ناموں

## تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# شجرہ غفور

از جناب حضرت مولانا سید چمن شاد صاحب  
 بھیرا لوی ضلع الہ آباد  
 ربا بھیج درود نبی تے جیو کر مہینہ بہارندے  
 سر سفرے سو سو ری دونے کھنڈر اندے

احمد دارت شان و دہایا      کھل بیغام معراج مر  
 مخمر فقر و تاج پورایا :      دان وڈے سرہ راندے  
 رہا بھیج درود بنی تے جیونکر مینہ بہاراندے  
 ہر سر قطرے سو سو داری دوتے کھنڈ راندے  
 توڑوں ہو یہ حکر رہا نہ      پایا حضرت سلی خزانہ  
 خواجہ حسن مرید شہانہ      وقت سر سر راندے  
 رہا بھیج درود بنزاراں جیونکر مینہ بہاراندے  
 ہر سر قطرے سو سو داری دوتے کھنڈ راندے  
 حضرت شیخ حبیب عجم دا      محرم بنیاد دم قدم دا  
 شیخ داوڈ طائی کل پای      یار ملے شگ پراندے  
 رہا بھیج درود بنزاراں جیونکر مینہ بہاراندے  
 ہر سر قطرے سو سو داری دوتے کھنڈ راندے  
 بن عارف معروف کہا یا      سری سقطی لون وڈیا یا  
 شیخ حنیف یقین لے آیا      رستے نیک اطواراندے  
 رہا بھیج درود بنزاراں جیونکر مینہ بہاراندے  
 ہر سر قطرے سو سو داری دوتے کھنڈ راندے  
 شبلی ابو بکر پھر ہوئے      مل میدان رصف کھلوئے  
 حضرت عبادہ حد تمیمی      محرم سچیاں سازاندے  
 رہا بھیج درود بنی تے جیونکر مینہ بہاراندے  
 ہر سر قطرے سو سو داری دوتے کھنڈ راندے  
 حضرت ابوالفرح کمالے      پائے حال احوال لوالے



حضرت بو اعسن سنگاری توڑے کبر شمار ندے  
 رہا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار ندے  
 ہر قطرے سو سواری دوتے لکھ نہار ندے

حضرت بدیع مہارک ولی پیارے رب تبارک  
 حضرت نوث الاعظم میرا دکھ وندے دکھ راندے  
 رہا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار ندے  
 ہر قطرے سو سواری دوتے لکھ نہار ندے

حضرت شاہ دولہ دریائی بن دولہا گجرات سو بائی  
 حضرت شاہ منور نوروں نور بیتاے ناراندی  
 رہا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار ندے  
 ہر قطرے سو سواری دوتے لکھ نہار ندے

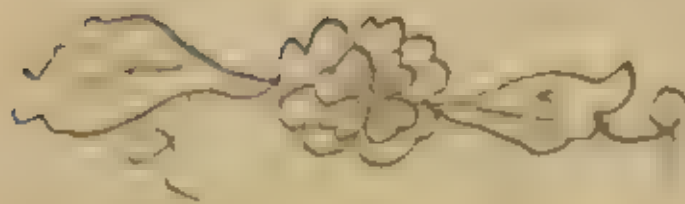
حضرت عام دلی واسے شوق شرا بانڈے متوالے  
 حضرت شیخ احمد ستانی روگ کھڑن بیمار اندے  
 رہا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار ندے  
 ہر قطرے سو سواری دوتے لکھ نہار ندے

حضرت شیخ حبیب پشوری جہولن ملک اہدی سرخواری  
 حضرت شیخ صدیق محمد! سا کھتی سمجھن غار اندے  
 رہا بھیج درود نبی تے جیونکر مینہ بہار ندے  
 ہر قطرے سو سواری دوتے لکھ نہار ندے

حضرت قطب شیخ محمد مرشد بنے بنائے مرشد  
 حضرت شیخ شعیب حضوی شجر کرم گزاراں دے

رہا بھیج درود نبی تے جیو نکر مینہ بہار ندے  
 ہر بر قطرے سو سو واری دوتے کچھ نر اندے  
 حضرت صاحب صورت غفوری جھاتی پان مدائک غوری  
 دہن غفوری دہن غفوری صدقے تیریاں دہار اندے  
 رہا بھیج درود نبی تے جیو نکر مینہ بہار ندے  
 ہر بر قطرے سو سو واری دوتے کچھ نر اندے  
 واہ سلطان محمود آدانی دیکھ لپ شہ دور شانی  
 یاد کھا محبوب کنعانی وکدا وچہ باز اراں دے  
 رہا بھیج درود نبی تے جیو نکر مینہ بہار ندے  
 ہر بر قطرے سو سو واری دوتے کچھ نر اندے  
 چین شاہ سخی سلطاناں غازی مردا پاک جوناں  
 دُر دُر لدا پھراں ثماناں سنگ رلا ابرا راندے  
 رہا بھیج درود نبی تے جیو نکر مینہ بہار ندے  
 ہر بر قطرے سو سو واری دوتے کچھ نر اندے

تمام شد



# سلسلہ شریفہ قادریہ غفویہ

درد و ازوہ ماہ

ازستید چہن شاہ صاحب بجزانوی تحصیل گوجران  
منع راد پند کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
چیت

چیت جینے یا بنی اللہ موڑ و مہر ہماراں  
حضرت شیر پاویں پھیرا تیرا نام پکاراں  
و چہ بسا چہ سفری ہو کے مرشد بصری کیجیں  
بجی نال حبیب مرزی دے خوب کراں گفتاراں

جیسے تائی اتے اکائی طائی کرے عطائی  
چرخ چڑھایا گردش چرخ کرخی لسی ساں  
ہوڑ ہواڑ دن جاوے سختی بتری سقطلی ہیرا  
فنی امید جیند سخی تے قید چھٹے دکھیاں

ساون نام صدیق اکبر داس شبلی اے پاواں

غم کرا دے تم تمیمی نسن سب آزاراں  
 بہا دوں ابوالفرح دواوے فرخ غماندہ کے  
 ابوالحسن از لدے حسنوں جہاں لوں سزاراں

اسوں آس اُمید پچاسی ابو سعید حضوی  
 غوث ربانی شاہ جیلانی وقف ہر سزاراں  
 کتک کد تک راہ اڈیکاں شاہ دولہ گجراتی  
 حضرت نور منور باہجوں چین چین سب خاران

مگر راز دلیدا عالم کات پسندے آوے  
 شیخ احمد ملتانی پاوے ملتانیاں تاراں  
 پوہ بیامن موہ اسادامومن پتہ دیسی  
 شیخ صدیق رفیق ابھی تکسی مال پیاراں

مانگھ اندر دی تاہنگ جگامی ہشت نگر دے والی  
 نظر شعیب کرم دی پاوے عیب چین بدکاراں  
 پھاگن ساتھ رلاوے ساجن صاحب صوٹھ حضوی  
 چن آسمانی پیر آوائی یار ملاوے یاراں

تمام شد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہم نے کے گدا دیکھے میں نیا کئے، اکثر دے دیتے ہیں نقد میری فتح کے غلام اکثر

## شجرہ طیبہ قادریہ عالیہ محمودیہ

کر عنایت عشق احمد مجتبیٰ کیوں واسطے  
حل کر مشکل علی المرتضیٰ کیوں واسطے  
خواجہ بھری حسنؒ نور الہدیٰ کیوں واسطے  
اس حبیبؒ عجمی شیر بالقادریہ کے واسطے  
حضرت داؤدؒ طائیؒ با صفا کے واسطے  
حضرت معروفؒ کرنی پیشوا کے واسطے  
سری سقطی بادشاہ حق نما کیوں واسطے  
حبیبؒ شاہ بغدادی پیر ہدایہ کے واسطے  
ابو بکرؒ شبلی سراج اصفیاء کیوں واسطے  
شیخ عبد الواحد شمع ہدایہ کے واسطے  
از طفیل ابوالفرح یوسف ضیا کیوں واسطے  
ابو الحسنؒ شیخ شیوخ بادشاہ کیوں واسطے  
کردے واصل بو سعیدؒ راہنما کیوں واسطے  
شاہ عبدالقادرؒ قدرت نما کے واسطے  
شاہ دولہ فضل مولا اولیاء کے واسطے  
از طفیلؒ شاہ منور شہنشاہ کیوں واسطے  
شاہ عالم دہلویؒ عالم علاء کیوں واسطے

اے خداوند اتو عالی بارگاہ کیوں واسطے  
ہے میری یہ التجا تجھ سے اے العالین  
کر عطا عشق الہی قول بھی ہوں با صفا  
کر عنایت دل میں میرے حبیبؒ اپنی اے عزیز  
رحم کر بر حال زادم اے کریم الاکرمین  
نفس شیطان سے پناہ دے اے میرے عزیز  
کر مدد اے خالق اے مالک کن و کان  
دور کر ظلمت منور کر دے سینے کو میرے  
کر عنایت عشق اپنا در حبیبؒ پاک کا  
کھول دے اسرار وحدت اے میرے رب ارحم  
اب دکھا دے یا الہی معنوی حسن و جمال  
ہو تجلی حسن ازلی دل پہ میرے آشکار  
آرزو کرتا ہوں یا ملجا و ماوا سبکیاں  
حادثوں میں مبتلا ہوں بے رہائی اے رحیم  
از طفیلؒ شاہ گجراتی اندھیرا دور کر  
کر منور دل میرا سب دور کر کر بخ و لم  
علم و عرفان کر عطا ہو سینہ میرا پر نور



کر عنایت کی نظر سر سبز کر نخل مراد  
 پار کر بھنور کے غوطوں مجھے افنی والی  
 حسن سیرت دے مجھے اور صدق اخلاق  
 صبر و شکر و رحمت حق اور صراط مستقیم  
 یا الہی رحم کر بر حال زارم بققرار  
 عارف کامل مجاہد معدن اسرار حق  
 راہنمائے عاجزاں محبوب العالمین  
 سن سخی سلطان محمود مقام میں ڈوبا سفل  
 تیرے گھاٹ کرامت دیکھی منہ کالا لے گیا  
 سن کے سخی سلطان ادانی پھر کاسا ملیا  
 مشکلیں ہوں آساں لے جمت اللعلین  
 طوطی بستان قادر بلبل بلغ آوان  
 شیخ احمد شاہ ملتان ذوالعطا کیواسطے  
 جنید شاہ پشاور ی بر صفا کیواسطے  
 شیخ صدیق محمد مقتدا کے واسطے  
 کو عطاء حافظ محمد با صفا کیواسطے  
 شاہ محمد با شعیب اتقیا کیواسطے  
 حضرت عبدالغفور اعلیٰ العلاء کیواسطے  
 حضرت سلطان محمود کامل پشوا کیواسطے  
 کد نکلان کد دیکھیاں تنویریں سیالکلاں  
 ظاہر باطن اجلا کرے بن پڑے دیان داراں  
 کون مڑے دربارتوں خالی مڑ مڑا کھجکرا  
 حضرت محبوب عالم پیر ما کے واسطے  
 حضرت احمد بخش کامل پیر ما کے واسطے

بہتری کر دین و دنیا میں میرے پردگار  
 برکت پیران شجرہ قادر یہ کے واسطے

تمام شد

نام کتاب \_\_\_\_\_ چشمہ نور  
 مصنف \_\_\_\_\_ مولوی سید نور اللہ شاہ سیالکوٹی  
 صفحات \_\_\_\_\_ ۶۴  
 قیمت \_\_\_\_\_ پچاس پیسے کے ڈاک ٹکٹ برائے محصول  
 ارسال کریں

منے اشاعت \_\_\_\_\_ جولائی ۱۹۷۹ء بر بار دوم  
 ناشر \_\_\_\_\_ عبدالرشید سلطان قادری  
 پریم گلی ۵۳/۱۳ دل محمد رڈ لاہور

مطبوعہ

کرامت علی پریس، لاہور